سوال

(668) عقیقہ فرض ہے کہ سنت ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عقیقہ ساتویں دن دینا سُنت ہے اور جس مسلمان کو طاقت نہیں ، کیا جب اس کو طاقت ہواُس وقت دے سکتا ہے اور وہ عقیقہ ہو جائے گا ۔

نمبر ۲ ۔ اور کیا بندہ عقیقہ گائے دے سکتا ہے اور عقیقہ گائے کا ہوجائے گا کہ نہیں اور ... نمبر ۳ ۔ عقیقہ فرض ہے کہ سنت ہے مولانا تفصیل سے جواب دیں ۔ (قاری محمد یعقوب گجر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ))2 [''بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی رہتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کے سر کے بال مونڈے جائیں ۔''] اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ ہی ہو گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مرتہن'' گروی رکھا ہوا کے لفظ استعمال فرمائے تو جو حال وقت مقرر پر قرض نہ ادا کرنے کی صورت میں بعد میں قرض ادا کرکے گروی رکھی ہوئی چیز واپس لینے کا ہے وہی حال ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنے کا ہے ۔ تو عقیقہ ساتویں دن کرنا فرض ہے ، ساتویں دن طاقت نہ ہونے کی صورت میں بعد ازاں بوقتِ طاقت عقیقہ کرلے تو عقیقہ ہی ہو گا ۔

ب ۔ گائے اور اونٹ کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں جو روایت اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ کمزور ہے ۔ رہا عقیقہ کو قربانی پر قیاس کرنا تو یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور معلوم ہے کہ نص کے ہوتے ہوئے نص کے مقابلہ میں قیاس درست نہیں ہوتا نص مندرجہ ذیل ہے : ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ))3 (رواہ النسائی) [''لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک ۔'']

ج ۔ عقیقہ فرض ہے ایک دلیل تو پہلے گزر چکی ہے : ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ)) دوسری دلیل صحیح بخاری

2 ابوداؤد کتاب الضحایا باب فی العقیقة ۔ نسائی کتاب العقیقة باب متی یعق ۔ ابن ماجه کتاب الذبائح باب العقیقة ۔ ترمذی ابوب الاضاحی ۔ باب ۲۰ ۔

3ابوداود کتاب الضحایا باب العقیقۃ۔ نسائی کتاب العقیقۃ۔ کم یعق عن الجاریۃ۔ ابن ماجہ کتاب الذبائح باب العقیقۃ۔ ترمذی ابواب الاضاحی باب فی العقیقۃ۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰی))1[''ہر بچے کے ساتھ عقیقہ ہے تم اس کی طرف سے خون بہاؤاور اس سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرو۔''] اور تیسری دلیل نمبر۲ میں بیان شدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول : ((عن الغلام شاتان)) ان دلائل کو وجوب سے ندب کی طرف پھیرنے والا کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں۔ عمرو بن شعیب عن اَبیہ عن جدہ کی حدیث میں لفظ ''فاَحب اَن ینسک عنہ'' قرینہ صارفہ نہیں کیونکہ فرض بھی محبوب بلکہ احب ہوتا ہے۔

واللہ اعلم ۹ ۸ ۱۴۲۳ھ

1بخاری کتاب العقیقۃ باب اماطۃ الأذی عن الصبی۔ ترمذی ابواب الاضاحی باب فی العقیقۃ۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص659

محدث فتویٰ